وَاعِظُ الجُمُعَہ
جبری تبدیلئ مذہب کا مجوّزہ بل
اور اسلامی تعلیمات
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

جبری تبدیلیٔ مذہب کا مجوّزہ بل اور اسلامی تعلیمات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

جبری تبدیلیٔ مذہب کا مجوّزہ بل اور اسلامی تعلیمات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

دینِ اسلام میں کوئی جبر نہیں

حضراتِ گرامی قدر! اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے، اس کی تعلیمات حُسنِ اَخلاق، عدل ومُساوات، پیار محبت اور باہمی رَواداری پر مبنی ہیں، اس میں ظلم وزیادتی، جبر واِکراہ، اور تنگی وسختی کا کوئی تصوُر نہیں، حق کو باطل سے ممتاز کر دیا گیا ہے، (ہاں البتہ فتنہ وفساد اور ظلم وزیادتی کو ختم کرنے کے لیے اسلام میں جہاد کے احکام بھی موجود ہیں، لیکن فی الحال وہ ہمارا موضوعِ بحث نہیں)، لہٰذا جو چاہے دینِ حق کو قبول کرے، اور جو نہ چاہے نہ کرے، سچا دین بہرحال اسلام ہی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْۢ

بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾[1] "کچھ زبردستی نہیں دین میں، بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے، تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے، اس نے بڑی محکم گرہ تھامی، جسے کبھی کھلنا نہیں، اور اللہ سنتا جانتا ہے!"۔

اس آیتِ مبارکہ کے شانِ نُزول میں جُمہور مفسّرین کرام نے متعدّد اقوال بیان فرمائے ہیں، جن میں سے ایک مستند قول یہ ہے کہ جس وقت مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے یہود کو مدینہ طیّبہ سے نکالا، اس وقت ایک انصاری صحابی حضرت سیّدنا ابو حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو ۲ بیٹے یہود کی تحویل میں تھے، اور انہوں نے یہودی مذہب اختیار کر لیا تھا، جب وہ جانے لگے تو حضرت سیّدنا ابو حُصَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں زبردستی روک کر اسلام میں داخل کرنا چاہا، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی، کہ اسلام میں کوئی جبر نہیں[2]۔

چونکہ اللہ رب العالمین نے ہر شخص کو عقل وشُعور سے نوازا ہے، اور صراطِ مستقیم کی طرف واضح رَہنمائی بھی فرمادی ہے، لہٰذا اب کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ مذہب کے مُعاملے میں اپنے خیالات کسی پر ٹھونسے، کسی کے ساتھ زور زبردستی کرے، یا جبر وزیادتی سے کام لے کر اس کا مذہب تبدیل کروائے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو

---

(١) پ٣، البقرة: ٢٥٦.

(٢) انظر: "تفسير الطَبَري" پ٣، البقرة، تحت الآية: ٢٥٦، ٥/ ٤٠٩.

اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا، ایسا کرنا انتہائی مذموم اَمر ہے، اور جو لوگ اس قبیح فعل میں مبتلا ہیں، اسلام ان سے براءت کا اظہار کرتا ہے۔

ایمان لانا سعادتِ اَزَلی پر موقوف ہے

برادرانِ اسلام! اللہ رب العالمین کی منشا و مشیت یہ نہیں، کہ لوگوں کو جبراً مسلمان کیا جائے، ایمان تو تصدیقِ قلبی اور سعادتِ اَزَلی کا نام ہے، جس کے مقدّر میں ہوگا وہی دائرۂ اسلام میں داخل ہوگا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًاؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ﴾[1]

"اور اگر تمہارا رب چاہتا، زمین میں جتنے (لوگ) ہیں سب کے سب ایمان لے آتے، تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کرو گے، یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں!" اور ایمان میں زبردستی نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ ایمان ہوتا ہے تصدیق واِقرار سے، اور جبر واِکراہ (زبردستی) سے تصدیقِ قلبی حاصل نہیں ہوتی[2]۔

حکیم الاُمت مفتی سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "ایمان لانا سعادتِ اَزَلی پر موقوف ہے، ایمان وہی لائیں گے جن کے لیے توفیقِ الٰہی مُساعِد (مددگار) ہو، اس آیت میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے

---

(۱) پ ۱۱، یونس: ۹۹.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۱، یونس، زیرِ آیت:۹۹، ص۴۱۳۔

تسلّی ہے، کہ آپ ﷺ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں، اور راہِ راست اختیار کریں، پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ ﷺ کو غم ہوتا ہے، اس کا آپ ﷺ کو غم نہیں ہونا چاہیے؛ کیونکہ اَزَل سے جو شَقی ہے وہ ایمان نہیں لائے گا!"[1]۔

ایمان نہ لانے والوں کا اُخروی انجام

عزیزانِ محترم! اُخروی انجام سے آگاہ کرتے ہوئے اللہ رب العالمین نے ایمان لانے، یا نہ لانے کا مُعاملہ انسان کی اپنی مرضی پر چھوڑ دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا﴾[2] "اور فرمادو کہ حق تو رب تعالی کی طرف سے ہے، تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے، (اور اپنے انجام ومآل کے بارے میں سوچ سمجھ لے، کہ) بے شک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے، جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی، اور اگر پانی کے لیے فریاد کریں، تو ان کی فریاد رَسی ہوگی اس پانی سے جو پگھلی ہوئی دھات کی طرح ہے، جو اُن کے منہ جلادے گا!"۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۱، یونس، زیرِ آیت:۹۹، صـ۴۱۳۔

(۲) پ۱۵، الکهف: ۲۹.

ہندوستان پر صدیوں حکمرانی کے باوُجود مسلمان اَقلیت میں کیوں؟

عزیزانِ مَن! اسلامی دائرۂ سلطنت میں غیر مسلم رِعایا سے معمولی جزیہ وصول کیا جاتا تھا، یہ ایک خاص قسم کا ٹیکس تھا جس کی ادائیگی صرف کفّار و مشرکین پر لاگو تھی، اور اس کے بدلے میں اسلامی حکومت ان کے جان و مال کی حفاظت کرتی، اور انہیں مکمل مذہبی آزادی دی جاتی تھی، وہ بلا روک ٹوک بازاروں میں تجارت کرتے، اور اپنی عبادت گاہوں میں آتے جاتے تھے۔ اگر اسلام غیر مسلموں کو تبدیلئ مذہب پر مجبور کرتا تو جزیہ کا یہ نظام ہرگز نہ ہوتا، اسلام بزورِ شمشیر اپنے سب غیر مسلم شہریوں کو اسلام لانے پر مجبور کرتا، اور اس کے دائرۂ حکومت میں کوئی غیر مسلم نہ رہتا!۔

اسپین (Spain) اور ہندوستان (India) پر مسلمانوں نے صدیوں حکومت کی، لیکن اس کے باوُجود جب یہاں سے ان کے اقتدار کا سورج غروب ہوا، تو مسلمان اقلیت میں تھے، انہوں نے کبھی اپنے وزیروں، مشیروں اور عوام کو زبردستی اپنا مذہب تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کیا، اگر انہوں نے جبری تبدیلئ مذہب کی پالیسی (Policy) اپنائی ہوتی، تو آج اسپین اور ہندوستان میں مسلمان اقلیت میں ہرگز نہ ہوتے!۔

جبری تبدیلئ مذہب میں کفّار و مشرکین کا طرزِ عمل

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! دنیا کی تاریخ گواہ ہے، کہ اللہ رب العزّت نے جتنے بھی انبیائے کرام علیہم السلام اس دنیا میں مبعوث فرمائے، ان میں سے کسی نے بھی دین کے مُعاملے میں زور زبردستی یا دھونس دھمکی کا مُظاہرہ نہیں فرمایا، انہوں نے پیار محبت،

حسنِ اَخلاق اور نرمی و شفقت کے ساتھ دین کی تبلیغ فرمائی، اور اپنے پاکیزہ کردار سے لوگوں کو متاثر کرکے دینِ حق قبول کرنے پر آمادہ کیا۔

البتہ اس کے برعکس کفّار و مشرکین نے اپنے مشرکانہ دین پر قائم رکھنے کے لیے لوگوں پر ہمیشہ جبر واِکراہ کا مُظاہرہ کیا، ان پر ظلم وستم کیا، انہیں جانی ومالی نقصان پہنچایا، انہیں بھڑکتی آگ میں جلایا، ان کے بیوی بچوں کو نقصان پہنچایا، انہیں دہکتے کوئلوں اور تپتی ریت پر لٹایا، انہیں کوڑے مارے اور قید میں رکھا، ان کا مال واَسباب ضبط کیا، ان کا خون بہایا، سوشل بائیکاٹ (Social boycott) کیا، اور ان کے پیاروں کو شہید کیا۔ کیا یہ سب جبر واِکراہ نہیں؟! کیا کسی کو اس کے سابقہ دین پر قائم رہنے کے لیے مجبور کرنا جبر نہیں؟! انسانی حقوق کی تنظیمیں اس پر بات کیوں نہیں کرتیں؟ جو لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوجائیں، کیا ان کے کوئی حقوق نہیں ہیں؟! جو لوگ کوئی اَور مذہب چھوڑ کر یہودیت، عیسائیت یا ہندو مذہب اختیار کرتے ہیں، ان پر جبری تبدیلیٔ مذہب کا اِلزام کیوں عائد نہیں کیا جاتا؟!

تبدیلیٔ مذہب کے بارے میں عالمی اور ملکی قوانین

عزیزانِ محترم! دنیا کے تمام مہذّب جُمہوری ممالک اور اَقوام متحدہ کے عالمی منشور برائے انسانی حقوق (Universal Declaration of Human Rights) کے آرٹیکل اٹھارہ (Article 18) میں، ہر فرد کے لیے یہ حق اور آزادی تسلیم کی گئی ہے کہ "ہر انسان کو آزادئ فکر، آزادئ ضمیر، آزادئ مذہب کا پورا حق حاصل ہے، اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے، اور پبلک میں یا نجی طور

پر، تنہا یا دوسروں کے ساتھ مل جل کر عقیدے کی تبلیغ، عمل، عبادت اور مذہبی رسمیں پوری کرنے کی آزادی بھی داخل ہے"[۱]۔ مذہبی آزادی سے متعلق ایسی ہی ایک شق "آئینِ پاکستان" کے آرٹیکل بیس(Article 20)میں بھی موجود ہے[۲]۔

پھر آخر کیا وجہ ہے کہ ہماری اسمبلیوں میں اقلیتوں کے نام پر کی جانے والی قانون سازی میں، مسلمانوں کی مذہبی آزادی سَلب کی جارہی ہے؟انہیں اپنے مذہب کی تبلیغ واِشاعت سے روکا جارہا ہے!اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر دائرۂ اسلام میں داخل ہونے والوں کو جبراً ہندو اور عیسائی بنایا جارہا ہے! انہیں دوبارہ اپنا مشرکانہ مذہب اپنانے پر مجبور کیا جارہا ہے! اس ملک میں ایسا قانون تو غیر مسلموں اور قادیانیوں کے لیے بنایا جانا چاہیے! کہ اگر کوئی شخص اسلام سے مرتَد ہوکر دوسرا مذہب اختیار کرے، تو تین ۳ ماہ تک اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے، اور اُسے دوبارہ دینِ اسلام میں لایا جائے!۔

جبری تبدیلیٔ مذہب کا انوکھا قانون

میرے محترم بھائیو! حیرت کی بات یہ ہے کہ اس نَوعیت کا کوئی قانون اسلام کے خلاف، یورپ سمیت دنیا کے کسی بھی ملک میں نہیں، پھر اسلام کے نام پر بننے والے ملک پاکستان میں کیوں؟!۔ اسلام اور مسلمانوں کی پروٹیکشن(Protection)

---

(۱) "عالمی منشور برائے انسانی حقوق" آرٹیکل ۱۸، صـ۷، ۸۔

(۲) دیکھیے! "آئینِ پاکستان" حصہ دُوم ۲، باب ۱، بنیادی حقوق، مذہب کی پیروی اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی، صـ۱۲۔

کے لیے ایسا کوئی قانون بنانے کا آج تک آپ کو خیال کیوں نہیں آیا؟ لہذا پاکستانی عوام یہ جاننے کا پورا آئینی حق رکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ کس کے کہنے پر کیا جا رہا ہے؟ حکومتِ وقت اور پاکستان کی دیگر سیاسی پارٹیوں کو کیا ٹاسک (Task) دیا گیا ہے؟ اور اس کے پیچھے کونسی قوتیں کارفرما ہیں؟۔

قبولِ اسلام پر پابندی... نامنظور!

حضراتِ گرامی قدر! مجوّزہ بل (bill) میں اقلیتوں کا تحفظ کم اور قبولِ اسلام پر پابندی کی شقیں زیادہ ہیں! اگر آسان اور سیدھے سادھے لفظوں میں کہا جائے، تو یہ کہ حکومتِ وقت پاکستان میں اسلام قبول کرنے پر پابندی عائد کر رہی ہے! اور ساتھ ہی ساتھ تبلیغِ اسلام کا فریضہ انجام دینے والوں کو سزائیں اور جرمانے عائد کرنے کا بل پاس کر رہی ہے!۔

ہم حکومتِ وقت سمیت تمام یورپی ممالک سے سوال کرتے ہیں، کہ جبری طور پر ہندو اور عیسائیوں کا مذہب تبدیل کروانے کا الزام صرف مسلمانوں پر ہی کیوں؟ کیا ہندوستان میں لوگ کسی اَور مذہب سے ہندو مذہب میں داخل نہیں ہوتے؟! کیا یورپ میں لوگ عیسائیت قبول نہیں کرتے، کیا اسرائیل جا کر لوگ یہودی مذہب نہیں اپناتے؟! جب پوری دنیا میں تبدیلئ مذہب کے واقعات رُونما ہوتے رہتے ہیں، تو پھر مُوردِ الزام اسلام یا پاکستان ہی کیوں؟!!۔

اور اگر بالفرض پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ زور زبردستی کرکے ان کا مذہب تبدیل کروایا جا رہا ہے، تو پھر ہندوستان اور یورپی ممالک میں لوگوں کو اسلام میں داخل

ہونے پر کون مجبور کر رہا ہے؟ وہاں تو مسلمان اکثریت میں نہیں، پھر وہاں یہ الزام کس کے سر تھوپا جائے گا؟! اور اگر آپ یہ کہیں کہ وہاں مسلمان مبلغین کی تبلیغ کے نتیجے میں لوگ اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر رہے ہیں، تو ہم پوچھتے ہیں کہ پھر ایسا پاکستان میں کیوں نہیں ہو سکتا؟ جہاں تقریبًا ملک کی ستانوے ۹۷ فیصد آبادی مسلمان ہے! لہٰذا دنیا کو یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ اسلام ہی سچا دین ہے، یہی ہماری دنیوی واُخروی فلاح کا ضامن ہے، اور اس کے دامنِ رحمت میں پناہ لینے ہی میں عافیت ہے!!۔

حکومتِ وقت کی اقلیت نوازی اور مسلمانوں سے چشم پوشی

حضراتِ گرامی قدر! موجودہ حکومت نے الیکشن (Election) سے قبل یہ نعرہ بلند کیا تھا، کہ ہم پاکستان کو "ریاستِ مدینہ" طرز پر چلائیں گے، اور اس میں اسلامی نظام نافذ کریں گے، لیکن عملی طور پر دیکھا جائے تو حکومت کا ہر دوسرا کام ان کے اپنے ہی دعووں کی نفی کرتا ہے، اس حکومت نے کبھی قادیانی مشیر تعینات کیے، تو کبھی گستاخانِ رسول کو فرار کروا کر اپنے یورپی آقاؤں کو خوش کیا، کبھی کرتار پور بارڈر (Kartarpur Border) کھول کر سکھوں کو نوازا، تو کبھی اسلام آباد میں مندروں کی تعمیر اور تزئین وآرائش کے ذریعے ہندوؤں کو خوش کیا، البتہ صرف پاکستانی مسلمان ہی وہ بدنصیب ٹھہرے جو اِن کی نظرِ التفات سے اب تک محروم رہے!۔ موجودہ حکومت نے باعتبارِ مذہب مسلمانوں کے لیے نہ تو کوئی عالی شان مسجد بنائی نہ کوئی مدرسہ، نہ کوئی لائبریری قائم کی، نہ ہی دینی طلباء کے اچھے اور روشن مستقبل کے لیے کوئی اِقدامات کیے!!۔

ریاستِ مدینہ کی دعویدار حکومت سے پاکستانی مسلمانوں کے لیے تواب تک کچھ نہ ہوسکا، البتہ ہندوؤں کو ایک بار پھر خوش کرنے کے لیے انہوں نے ایک بل ضرور تیار کروایا ہے، جس میں اقلیتوں کے تحفظ کے نام پر، دینِ اسلام پر کاری ضرب لگانے کی تیاری اپنے آخری مراحل میں ہے، یہ بل آج سے تقریبًا پانچ سال قبل سندھ اسمبلی (Sindh Assembly) میں بھی پیش کیا جا چکا ہے، اور اب اسے قومی اسمبلی (National Assembly) اور سینٹ (senate) سے منظور کرواکر باقاعدہ قانون سازی کی تیاریاں جاری ہیں؛ تاکہ غیر مسلم اقلیتوں کا دل خوش کرکے اپنا ووٹ بنک (Vote bank) بڑھایا جاسکے، نیز یورپی ممالک سے دادِ وتحسین بھی حاصل کی جاسکے!۔

اقلیت کے حقوق

میرے محترم بھائیو! اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کوئی بُری بات نہیں، اسلام اپنے غیر مسلم شہریوں کے جان ومال اور عزّت وآبرو کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے، شریعت اور آئینِ پاکستان کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے، جتنے زیادہ حقوق دیے جا سکتے ہوں دینا چاہیے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس بارے میں شرعی تقاضوں کو بالکل پسِ پشت ڈال دیا جائے، یا نظر انداز کردیا جائے!۔

جبری مذہبی تبدیلی کا مجوّزہ بل

رفیقانِ ملت اسلامیہ! حالیہ مجوّزہ بل اقلیتوں کی جبری تبدیلئ مذہب کے بارے میں ہے، اس بل کے بارے میں سینٹ کی پارلیمنٹری کمیٹی (Parliamentary Committee)، سینیٹر انوار الحق کاکڑ کی نگرانی میں ایک رپورٹ بناکر، گذشتہ سال بھی

پیش کر چکی ہے، اس وقت یہ بل وزارتِ مذہبی اُمور (Ministry of Religious Affairs) اور اسلامی نظریاتی کونسل (Islamic ideological Counsil) کے زیرِ غور ہے، جہاں سے کسی نتیجہ پر پہنچنے کے بعد اسے قومی اسمبلی میں منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا، اس بل کے چیدہ چیدہ نکات حسب ذیل ہیں:

(ا) مجوّزہ بل کے مطابق کوئی بھی غیر مسلم جو بچہ نہیں (یعنی جس کی عمر ۱۸ سال سے زیادہ ہے)، اور وہ مذہب تبدیل کرنے کے قابل اور اس پر آمادہ ہے، اپنے قریبی ایڈیشنل سیشن جج (Additional Sessions Judge) سے تبدیلیٔ مذہب کے سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دے گا، ایڈیشنل سیشن جج مذہب کی تبدیلی کے لیے درخواست موصول ہونے کے سات ۷ دن کے اندر انٹرویو (Interview) کی تاریخ مقرر کرے گا، فراہم کردہ تاریخ پر متعلقہ شخص ایڈیشنل سیشن جج (Additional Sessions Judge) کے سامنے پیش ہو گا، جو اس بات کو یقینی بنائے گا کہ مذہب کی تبدیلی کسی دباؤ کے تحت نہیں، اور نہ ہی کسی دھوکہ دہی یا غلط بیانی کی وجہ سے ہے۔ غیر مسلم شخص جو مذہب اپنانا چاہتا ہے، ایڈیشنل سیشن جج اُس کے مذہبی اسکالرز سے اُس غیر مسلم کی ملاقات کا انتظام کرے گا۔ ایڈیشنل سیشن جج مذاہب کا تقابُلی مطالعہ (Comparative study of religions) کرنے اور دوبارہ دفتر واپس آنے کے لیے غیر مسلم شخص کو نوے ۹۰ دن کا وقت دے

گا، اگر وہ نوے ۹۰ روز کے بعد بھی اپنا مذہب تبدیل کرنے کے فیصلے پر قائم رہتا ہے، تو اسے مذہب کی تبدیلی کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جائے گا[۱]۔

میرے محترم بھائیو! اپنے فیصلے پر غور و فکر کے لیے نوے ۹۰ دن کی طویل مدّت مقرر کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے، کہ اس دَوران اس غیر مسلم شخص کو لالچ دے کر، یا خاندانی دباؤ کے تحت اپنا فیصلہ تبدیل کرنے پر مجبور کیا جا سکے، اور اسے دائرۂ اسلام میں داخل ہونے سے روکا جا سکے۔

(۲) مذہب کی جبری تبدیلی میں ملوّث فرد کو کم از کم پانچ ۵ سال اور زیادہ سے زیادہ دس ۱۰ سال تک قید کی سزا اور جرمانہ ہو گا[۲]۔ یعنی اگر کوئی مبلغِ اسلام اٹھارہ ۱۸ سال سے کم عمر والے غیر مسلم کو، قبولِ اسلام کی دعوت دے، اور وہ اس پر آمادہ ہو جائے، تو اسے بھی جبری تبدیلیٔ مذہب میں شمار کیا جائے گا، اور اس مبلغِ اسلام کو پانچ ۵ سے دس ۱۰ سال تک قید اور جرمانے کی سزا کا سامنا کرنا ہو گا!۔

(۳) اس بل میں ایسے شخص کے لیے بھی کم از کم تین ۳ سال قید کی سزا تجویز کی گئی ہے، جو ایسے شخص کا نکاح پڑھائے جس کا مجبوراً مذہب تبدیل کرایا گیا ہو[۳]۔

---

(۱) "اسلام قبول کرنے کو جُرم بنانے کا بل" روزنامہ جنگ، ۱۳ ستمبر ۲۰۲۱ء، ملتقطاً۔

(۲) " جبری مذہبی تبدیلی اور دستور پاکستان" مکالمہ ڈیجیٹل ایڈیشن۔

(۳) "اسلام قبول کرنے کو جُرم بنانے کا بل" روزنامہ جنگ، ۱۳ ستمبر ۲۰۲۱ء، ملخصًا۔

بل کی اس شق کا ایک نتیجہ یہ بھی ہو سکتا ہے ، کہ اگر کوئی ہندو یا عیسائی عورت اسلام قبول کرلے، تو اس کی عزّت وآبرو کی حفاظت اور اسے مُعاشی و مُعاشرتی پریشانیوں سے بچانے کے لیے، کوئی مسلمان خود کو اس سے نکاح کے لیے ہرگز پیش نہ کرے، تاکہ وہ عورت کچھ عرصہ دربدر ٹھوکریں کھانے کے بعد دوبارہ ہندو مذہب یا عیسائیت اختیار کرلے !!۔

بل میں اس شق کو داخل کرنے کی ایک اور وجہ یہ ہے، کہ ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والوں میں سے بعض کا یہ کہنا ہے، کہ مسلمان ہماری لڑکیوں کو وَرغلا کر اور بہلا پھسلا کر شادی کرتے ہیں، ان لڑکیوں کو اسلام سے کوئی لینا دینا نہیں ہوتا، وہ صرف دھوکے اور لالچ کے باعث ایسا کرتی ہیں، لہٰذا ایسی شادی کروانے والے مولوی صاحب کے لیے بھی تین ۳سال کی سزا تجویز کی جائے؛ تاکہ ایسے واقعات کی روک تھام کی جاسکے۔

میرے عزیز دوستو! اسلام اس طرح کے حیلے بہانوں کو قبول نہیں فرماتا، اور جو شخص اسلام قبول کرتا ہے اس کی نیّت پر شبہ نہیں کرتا، اسے مسلمان جانتا ہے اور اس کی مکمل سرپرستی بھی کرتا ہے۔ حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں، کہ حدَیبیہ کے روز صلح سے پہلے، کئی غلام سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف آنکلے، ان کے مالکوں نے حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ان کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا، کہ اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ! اللہ کی قسم یہ لوگ آپ کے دین سے رغبت رکھتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف نہیں بھاگے !بلکہ یہ غلامی سے بھاگے ہیں !اس پر بعض لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ! انہوں نے سچ کہا ہے، لہٰذا انہیں ان کی طرف (واپس) لَوٹا دیجیے !

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا: «مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! حَتَّى يَبْعَثَ اللهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا!»[1] "اے گروہِ قریش! تم اس وقت تک رُکتے نظر نہیں آتے، جب تک اللہ کی طرف سے تم پر کوئی ایسا شخص مسلّط نہ ہو جائے، جو اِس بات پر تمھاری گردنیں اُڑا دے!"۔

آپ ﷺ نے ان غلاموں کو لَوٹانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: «هُمْ عُتَقَاءُ اللهِ ﷻ»[2] "یہ اللہ کے آزاد فرمائے ہوئے ہیں"۔ لہذا ہمارے حکمرانوں کو بھی چاہیے کہ جو لوگ کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جائیں، انہیں مسلمان جانیں، ان کی سرپرستی کریں، اور انہیں دوبارہ کفّار و مشرکین کے حوالے ہرگز نہ کریں!۔

(۴) جو بچہ بُلوغت کی عمر (۱۸ سال) کو پہنچنے سے پہلے، اپنے مذہب کو تبدیل کرنے کا دعوی کرے، اس کا مذہب تبدیل نہیں سمجھا جائے گا، نہ ہی اس کے خلاف اس قسم کا دعوی کرنے پر کوئی کاروائی عمل میں لائی جائے گی[3]۔

شرعی طور پر بل کی یہ شق بھی درست نہیں؛ کیونکہ دین اسلام میں لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر کم از کم نو سال اور زیادہ سے زیادہ پندرہ سال ہے، اور لڑکے کے

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب الجهاد، ر: ۲۷۰۰، صـ۳۹۲.

(۲) المرجع نفسه.

(۳) "اسلام قبول کرنے کو جُرم بنانے کا بل" روزنامہ جنگ، ۱۳ستمبر۲۰۲۱ء، ملتقطاً۔

بالغ ہونے کی کم از کم عمر بارہ سال اور زیادہ سے زیادہ پندرہ ۱۵ سال ہے[۱]، لہذا اگر کوئی لڑکا یا لڑکی پندرہ ۱۵ سال کی عمر میں ہندو مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو جائے، تو اس بل کی رُو سے اسے تین ۳ سال تک جبری طور پر ہندو مذہب پر قائم ہو گا! کیا یہ ایک مسلمان کو جبراً ہندو بنانا نہیں ؟!

پاکستانی مسلمانوں کی ذمہ داری

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! وطنِ عزیز پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے، جو نظریاتی طور پر خالصۃً اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا، ہمارے بزرگوں نے اس وطن کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے اس لیے پیش کیے تھے کہ یہاں اسلام کی حکمرانی ہو! قرآن وسنّت کے اَحکام نافذ ہوں! عدل ومُساوات کا دَور دَورہ ہو! مسلمانوں کو اپنے مذہبی شعائر اور فرائض کی ادائیگی میں کوئی پریشانی نہ ہو! حرمتِ رسول کا تحفظ کیا جائے! ناموسِ رسالت پر پہرہ دیا جائے! گستاخانِ رسول کو نشانِ عبرت بنایا جائے!۔

لیکن صد افسوس! کہ پچھتر ۷۵ سالوں میں ہمیں جتنے بھی حکمران میسر آئے، ان میں اکثر لبرل وسیکولر (Liberal and secular) سوچ کی حامی تھے! انہیں مذہب سے زیادہ اپنا اقتدار عزیز تھا! یہود ونصاریٰ نے ہمارے حکمرانوں کی اُنہی کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا، اور ان سے ایسے ایسے غیر شرعی کام کروائے، جن کے بارے میں کوئی غیرتمند مسلم حکمران تصوُّر بھی نہیں کر سکتا! اور یہ سلسلہ آج بھی جُوں کا تُوں

---

(۱) دیکھیے: "بہارِ شریعت" بلوغ کا بیان، حصّہ پانزدہم ۱۵، ۳/ ۲۰۳۔

جاری وساری ہے، مذہب کی جبری تبدیلی سے متعلق بل بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، گذشتہ پانچ ۵ برس سے دھیرے دھیرے اس پر کام جاری تھا، اور اب اس کا فائنل مرحلہ (final stage) آن پہنچا ہے، کسی غیر مسلم کے اسلام قبول کرنے کو جس قدر مشکل اور پیچیدہ بنایا جارہا ہے، اس سے واضح ہے کہ بظاہر غیر مسلموں کے خلاف لگائی جانے والی یہ پابندی، درحقیقت اسلام قبول کرنے پر پابندی ہے! ہمیں اس سازش کو سمجھنا ہوگا، اور اس کی فوری روک تھام کے لیے صدائے احتجاج بلند کرنی ہوگی!!۔

کیونکہ پاکستان کے سیاستدانوں اور حکمرانوں سے اب خیر کی امید فضول ہے! یہ لوگ حکمرانی ہم پر اور ہمارے وطن عزیز پر کرتے ہیں، مگر حقیقۃً یہ لوگ خود یہود و نصاری کے غلام اور ایجنٹ (Agent) ہیں، اور اپنے انہی آقاؤوں کے اَہداف کی تکمیل کی خاطر، انہی آقاؤوں کے حکم اور مدد سے ہم پر براجمان رہتے ہیں!! اس بات کو بھی اب خوب سمجھ لینے کی ضرورت ہے!!۔

دعا

اے اللہ! اسلام کا بول بالا فرما، دشمنانِ اسلام کا منہ کالا فرما، ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کی توفیق مرحمت فرما، تبلیغ اسلام کا جذبہ پیدا فرما، اسلام کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرما، اسلام کی حقانیت سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرنے والوں میں اضافہ فرما، ان کی مدد فرما، یہود و نصاری اور ہندوؤں کی اسلام مخالف سازشوں کو ناکام بنا، انہیں نیست ونابود فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض و واجبات کی ادائیگی بحُسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد و اتّفاق اور محبت و الفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت و اِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر

دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.